۲۸ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۹ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط:09)

تعزیت کرنے کے مدنی پھول 01

مدینہ طیبہ سے تبرکات لانا کیسا؟ 06

کیا گرا ہوا نمک پلکوں سے اُٹھانا پڑے گا؟ 09

عوامی راستوں پر جمپ بنانا کیسا؟ 14

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مَلفوظاتِ اَمیرِ اَہلِسُنَّت (قسط:09)[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۳ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سَرورِ ذِیشان، مَحبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو مجھ پر ایک دِن میں 50 بار دُرُودِ پاک پڑھے قیامت کے دِن میں اُس سے مُصافَحہ کروں (یعنی ہاتھ مِلاؤں) گا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تَعزِیَت کرنے کے مَدَنی پھول

سُوال: تَعزِیَت کے مُتعلق کچھ مَدَنی پھول اِرشاد فرمادیجیے۔

جواب: کسی مسلمان کی فوتگی پر اُس کے لَواحِقین سے تَعزِیَت کرنے سے پہلے اچھی

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲۸ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام ۱۴۳۹ھ بمطابق 08 ستمبر 2018 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... اَلْقُرْبَۃُ اِلٰی رَبِّ العلمین لابن بشکوال، صفة النبی من روایة... الخ، ص۹۰، حدیث: ۹۰ دار الکتب العلمیة بیروت

www.dawateislami.net

اچھی نیّتیں کرنی چاہیے تاکہ ثواب بھی ملے مثلاً تعزِیت کرنا سُنّت ہے لہٰذا اِس سُنّت کو ادا کروں گا۔ مسلمان کی دِلجوئی کر کے ثواب کماؤں گا۔(1) ❁ ہمارے یہاں اب عام مسلمانوں سے تعزِیت کرنے کا رُجحان کم ہوتا جا رہا ہے۔ اگر تعزِیت کریں گے بھی تو اپنے قریبی عزیزوں سے یا پھر کسی بڑی شخصیت کے اِنتقال پر اُس کے لَواحِقین سے حالانکہ عام مسلمانوں سے بھی تعزِیت کرنی چاہیے۔ نیز گھر کے کسی ایک فرد سے تعزِیت کرنے کے بجائے تمام اَفراد سے فَرداً فَرداً تعزِیت کی جائے کہ سبھی کو صَدمہ پہنچا ہے۔(2) ❁ تعزِیت کرتے وقت اَلفاظ کے چُناؤ میں اِحتیاط بہت ضَروری ہے ورنہ جھوٹ بھی ہو سکتا ہے۔ عُموماً مُحتاط ذہن نہ ہونے کی بِنا پر تعزِیت کے اَلفاظ میں بہت مُبالغہ آرائی سے کام لیا جاتا ہے مثلاً مجھے آپ کے والِد کے اِنتقال کی خبر کھانا کھاتے ہوئے مِلی، صَدمے کے سبب میرے ہاتھ سے نِوالہ گر گیا... میں سونے کی تیاری کر رہا تھا

---

1 ...... حدیثِ پاک میں ہے: جو اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت میں تعزِیت کرے، قیامت کے دِن اللہ پاک اُسے کَرامت کا جوڑا پہنائے گا۔ (ابنِ ماجہ، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی ثواب من عزّی مصابا، ۲/۲۶۸، حدیث: ۱۶۰۱ دار المعرفۃ بیروت) ایک اور حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا: جو کسی مصیبت زدہ کی تعزِیت کرے، اُسے اُسی کے مِثْل ثواب ملے گا۔

(ترمذی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی أجر من عزّی مصابا، ۲/۳۳۸، حدیث: ۱۰۷۵ دار الفکر بیروت)

2 ...... صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: مستحب یہ ہے کہ مَیِّت کے تمام اَقارِب کو تعزِیت کریں، چھوٹے بڑے مَرد و عورت سب کو مگر عورت کو اُس کے مَحارِم ہی تعزِیت کریں۔ (بہارِ شریعت، ۱/۸۵۲، حصہ: ۴ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

www.dawateislami.net

لیکن جیسے ہی اِنتقال کا پتا چلا تو میری نیند ہی اُڑ گئی... اگر واقعی میں ایسا ہوا تھا تو یہ اَلفاظ بولنے میں حَرَج نہیں اور اگر ایسا نہیں ہوا تو اب یہ جھوٹ ہو جائے گا۔

❁ یہ کہنا کہ مجھے آپ کے والِد کے اِنتقال کی خبر سے سخت دَھچکا لگا، بہت صَدمہ ہوا، میں بہت اُداس ہو گیا، مجھے سخت اَفسوس ہے، یہ تمام جُملے بھی قابلِ غور ہیں کیونکہ اِن میں مُبالَغہ پایا جا رہا ہے۔[1] عُموماً ایسی کیفیت عام لوگوں کی نہیں ہوتی۔ ہاں! جو قریبی عزیز ہیں مثلاً اولاد بھائی وغیرہ تو ان کی اپنے عزیز کے اِنتقال پر یہ کیفیت ہو جاتی ہے لہٰذا عام اَفراد کو چاہیے کہ تعزِیت میں مُبالَغہ آرائی کے بغیر جملے کہیں مثلاً مجھے اَفسوس ہوا، صَدمہ ہوا وغیرہ لیکن یہ بھی اُسی وقت کہیں جب واقعی صَدمہ ہوا ہو، ورنہ تو بسا اوقات صَدمے والی کیفیت بھی

---

1 ...... تعزِیت کرنے میں مُبالَغہ آرائی سے گریز کرنے پر شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنّت، حضور مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَنَّان کی حِکایت مُلاحظہ کیجیے: آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا جو بھی جُملہ زبان سے نکلتا وہ جچا تُلا ہوتا، جب بھی کسی کے بارے میں سُنتے کہ اس کا اِنتقال ہو گیا ہے تو فوراً دُعائے مغفِرت کے لیے ہاتھ اُٹھ جاتا۔ اِس طرح کے بہت سے خُطوط بھی حضرت کی خِدمت میں آتے۔ ایک مَرتبہ کسی کے تعزِیتی خط کا جواب لکھنا تھا، مفتی مُجیبُ الْاِسْلام صاحِب سے فرمایا کہ یہ جواب لکھ دیں، میں دَستخط کر دیتا ہوں۔ چنانچہ مفتی صاحِب نے جواب لکھا کہ "آپ کا خط ملا صاحب زادے کے اِنتقال کی خبر پڑھ کر بہت اَفسوس ہوا۔" حضرت نے جواب سُننے کے بعد فوراً ٹوکا، بہت اَفسوس تو نہیں ہوا، ہاں اَفسوس ہوا۔ ایک مَرتبہ پوچھا کیا ٹائم ہو رہا ہے؟ مفتی مُجیبُ الْاِسْلام صاحب نے فرمایا کہ بارہ بج رہے ہیں، ایک دو مِنَٹ کے بعد حضرت کی گھڑی مل گئی دیکھا تو ابھی تین مِنَٹ باقی تھے۔ (اِحتیاط کا ذہن دیتے ہوئے) فرمایا: ابھی تو تین مِنَٹ باقی ہیں، آپ نے پانچ مِنَٹ پہلے ہی بتا دیا کہ بارہ بج رہے ہیں۔ (جہانِ مفتی اعظم، ص۱۹ ۳ رضا اکیڈمی مُمبئی)

www.dawateislami.net

نہیں ہوتی۔ جبھی تو کِھل کِھلا کر ہنس رہے ہوتے ہیں، ڈَٹ کر کھاپی رہے ہوتے ہیں اور لَواحِقین سے کہتے ہیں کہ ہم آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں، اَرے بھائی! آپ کہاں ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں؟ انہیں تو غم کے سبب کھانا پینا بھول گیا ہے جبکہ آپ کھا بھی رہے ہیں، پی بھی رہے ہیں تو پھر برابر کی شرکت کہاں رہی؟ لہٰذا مُحتاط اَلفاظ میں ہی تَعزِیَت کی جائے مثلاً آپ کے والِد صاحِب یا آپ کی اَمّی کے اِنتقال پر آپ سے تَعزِیَت کرتا ہوں! صَبر کیجئے گا! اللہ پاک آپ کے اَبو جان یا اَمّی جان کی بے حساب مَغْفِرت فرمائے۔ آپ کو صَبر اور صَبر پر اَجر عطا فرمائے۔[1]

زبان کو اِحتیاط کے ساتھ چلائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تَعزِیَت کے عِلاوہ عام بول چال میں بھی مُبالَغہ آرائی پر مَبْنِی جُملے اِستعمال کرنے سے بچنا چاہیے مثلاً سر میں معمولی دَرد ہو رہا ہے تو اب یہ نہ کہا جائے کہ شدید دَرد ہو رہا ہے، سر پھٹا جا رہا ہے... معمولی بخار آگیا تو اب یہ کہنا دُرُست نہیں کہ شدید بخار ہے... نَزلہ زُکام ہونے پر کہنا کہ طبیعت سخت خراب تھی تو یہ جھوٹ ہو جائے گا۔ بہر حال زبان کو بہت اِحتیاط کے ساتھ چلانے کی ضَرورت ہے، زبان سے نِکلا ہوا کوئی ایک غَلَط جُملہ بھی جہنم میں

مدینہ

1 ...... بہارِ شریعت میں ہے: تَعزِیَت میں یہ کہے، اللہ تعالیٰ مَیِّت کی مَغْفِرت فرمائے اور اس کو اپنی رَحمت میں ڈھانکے اور تم کو صَبر روزی (یعنی صبر عطا) کرے اور اس مصیبت پر ثواب عطا فرمائے۔

(بہارِ شریعت، ۱/ ۸۵۲، حصہ: ۴)

www.dawateislami.net

جھونک سکتا ہے جیسا کہ سُلطانِ اِنس و جان، رَحمتِ عالَمِیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: بندہ کبھی اللہ پاک کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اس کے گمان میں نہیں ہوتا کہ کہاں تک پہنچی (یعنی اپنے طور پر اسے معمولی بات سمجھتا ہے) لیکن اللہ پاک اُس کے سبب بندے کے لیے اپنی رضا قیامت تک کے لیے لکھ دیتا ہے۔ بیشک آدمی ایک بات اللہ پاک کی ناراضی کی کہتا ہے اس کے گمان میں نہیں ہوتا کہ کہاں تک پہنچی، (یعنی اپنے نزدیک اسے معمولی بات تَصَوُّر کرتا ہے۔) لیکن اس کے سبب اللہ پاک اس پر قیامت تک اپنا غضب لکھ دیتا ہے۔(1) ایک رِوایت میں ہے کہ اس بات کی وجہ سے مشرِق و مغرِب کے دَرمیان میں جو فاصِلہ ہے اُس سے بھی زیادہ فاصِلہ پر جہنَّم میں گرتا ہے۔(2) حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: فی صدی پچانْوے (یعنی 100 میں سے 95 فیصد) گناہ زبان سے ہوتے ہیں اور پانچ فی صَدی گناہ دوسرے اَعضا سے۔(3) اللہ پاک ہم سب کو صحیح مَعْنوں میں زبان کا قفلِ مدینہ(4) لگانا نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ...... مسند امام احمد، حکیم بن حزام عن النبی، ۵/ ۳۷۵، حدیث: ۱۵۸۵۲ دار الفکر بیروت

2 ...... مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب التکلم بالکلمۃ ... الخ، ص ۱۲۱۹، حدیث: ۷۴۸۱ دار الکتاب العربی بیروت

3 ...... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۵۳ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور

4 ...... غیر ضروری باتوں سے بچنے کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں "زبان کا قفلِ مدینہ" لگانا کہتے ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

مدینۂ طیّبہ سے تبرُّکات لانا کیسا؟

سُوال: مدینے شریف یادِیگر مُقدّس جگہوں سے تبرُّک کے طور پر پتھر یا مٹی وغیرہ لانا کیسا ہے؟

جواب: مدینۂ مُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیۡماً یا دِیگر مُقدّس جگہوں سے پتھر یا مٹی وغیرہ تبرُّک کے طور پر لانا جائز تو ہے لیکن بعض عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام ایسا کرنے سے منع کرتے ہیں اس لیے کہ "مدینہ شریف کی مٹی، پتھر یا کنکر وغیرہ جو بھی اس زمین کا حصّہ ہیں انہیں جب مدینۂ طَیِّبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیۡماً سے جُدا کیا جاتا ہے تو وہ چیزیں اس کے غم میں روتی ہیں لہٰذا کسی کو رُلانا اچھی بات نہیں۔"(1) عُشّاقِ مدینہ بھی جب مدینۂ مُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیۡماً سے جُدا ہوتے ہیں تو جُدائی کے غم میں روتے ہیں حالانکہ وہ مدینۂ مُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیۡماً کا جُز نہیں ہیں جبکہ پتھر اور مٹی وغیرہ تو اسی کی جِنس سے ہیں لہٰذا ان کو جُدا نہ کرنا ہی مُناسب معلوم ہوتا ہے۔ میں خود بھی مدینۂ مُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیۡماً کی مٹی

مـــدینہ

1 ...... حضرتِ سیِّدُنا علّامہ علی قاری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡبَارِی نقل فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علّامہ طیبی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی نے فرمایا: اُحُد پہاڑ اور مدینۂ مُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیۡماً کے تمام اَجزاء سرکار عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے محبت کرتے ہیں اور آپ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے جُدا ہونے کی صورت میں آپ کی مُلاقات کے لیے گِریہ کرتے ہیں یہ ایسی بات ہے کہ جس کا اِنکار نہیں کیا جا سکتا۔ (مِرقاۃُ المفاتیح، کتاب المناسک، باب حرم المدینۃ حرسھا اللّٰہ تعالٰی، الفصل الاوّل، ۵/۶۲۲، تحت الحدیث: ۲۷۴۵ دار الفکر بیروت) لہٰذا جائز ہونے کے باوجود مقاماتِ مُقدَّسہ کی خاک اور کنکر وغیرہ تبرُّکات نہ اُٹھائے جائیں یہی بہتر ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

اور پتھر وغیرہ کوئی چیز وطن ساتھ لانا پسند نہیں کرتا۔ اگر کوئی مجھے یہ تبرُّکات تحفے میں دے بھی دے تو میں ان کو کسی اور زائرِ مدینہ کے ہاتھ واپس بھجوا دیتا ہوں تاکہ وہاں کا تبرُّک واپس اسی جگہ پہنچ جائے۔ بہر حال میں وہاں کے تبرُّکات لانے کو ناجائز نہیں کہتا۔ جو تبرُّکات لاتا ہے وہ بھی عقیدت و محبت کے جَذْبے کے تحت ہی لاتا ہے اور جو نہیں لاتا اس کا مُحرِّک بھی عقیدت و محبت کا جَذْبہ ہوتا ہے۔[1]

مدینۂ مُنوَّرہ سے پودے لانا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ مدینے شریف سے پودے لاتے ہیں تاکہ انہیں اپنے گھر کی کیاری کی زینت بنا کر ان کی بَرَکتیں لیں، ان کا ایسا کرنا کیسا؟

جواب: مدینۂ طَیِّبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے پودے لانے میں حَرَج نہیں کیونکہ مٹی یا پتھر کی طرح یہ اس زمین کی جنس سے نہیں۔ وہاں کے جانوروں کا گوشت بھی تو ہم کھاتے ہیں کہ یہ سب اس مبارک زمین کی جِنس سے نہیں ہیں۔ بہر حال اگر کوئی اس عقیدت کی بِنا پر نہیں لاتا کہ یہ پودا مدینۂ مُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی فَضاؤں سے دُور نہ ہو جائے جب بھی حَرَج نہیں۔ میرا اپنا یہ اَنداز ہے کہ

---

1 ...... مَزید تفصیلات جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ 37 صفحات پر مشتمل رِسالے، ”سفرِ مدینہ کے متعلق سُوال جواب“ کے صَفحہ 2 تا 8 کا مُطالعہ کیجیے۔

(شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

میں مدینے شریف سے رُخصت ہونے سے پہلے غُسل کرتا ہوں تاکہ داڑھی اور بالوں سے لگا ہوا گرد و غبار میرے ساتھ لگ کر مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعۡظِیۡمًا سے جُدا نہ ہو جائے۔

”کاشان“ یا ”بِسۡمِ اللّٰہ“ نام رکھنا کیسا؟

سُوال: ”کاشان“ اور ”بِسۡمِ اللّٰہ“ نام رکھنا کیسا؟

جواب: ”کاشان“ کے مَعْنٰی ہیں ”مکان“ یہ نام رکھنا دُرُست ہے۔یوں ہی بچیوں کا نام ”کاشانہ“ رکھا جاتا ہے اِس میں بھی حَرَج نہیں، اَلبتہ نام رکھنے میں یہ بات پیشِ نظر ہونی چاہیے کہ بچوں کے نام اَنبیائے کِرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، صَحابۂ کِرام اور بزرگانِ دِین رِضۡوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کے ناموں پر اور بچیوں کے نام صَحابیات اور وَلِیّات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ کے ناموں پر رَکھے جائیں تاکہ ان کی بَرکتیں نصیب ہوں۔

رہی بات ”بِسۡمِ اللّٰہ“ نام رکھنے کی کہ بعض لوگ بچیوں کے نام ”بِسۡمِ اللّٰہ“ رکھتے ہیں جس کے مَعْنٰی ہیں: ”اللّٰہ کے نام سے شروع“ بظاہر اِس نام کے رکھنے میں بھی کوئی حَرَج معلوم نہیں ہوتا۔ مَساجِد کا نام بھی تو ”بِسۡمِ اللّٰہ“ رکھا جاتا ہے جیسا کہ بابُ الْمدینہ (کراچی) کے علاقے کھارادر میں ”بِسۡمِ اللّٰہ“ مسجد مشہور ہے۔ ناموں کے متعلق قاعدہ یہ ہے کہ اگر کسی نام کا مَعْنٰی مخصوص ہو تو اب اسے رکھنا منع ہوتا ہے جیسے ”سُبۡحٰن“ کے مَعْنٰی ہیں: ”ہر عیب سے پاک

ذات"چونکہ یہ وَصف اللہ پاک کے لیے مخصوص ہے لہٰذا بندے کا نام "سُبْحٰن" رکھنا منع ہے اَلبتہ "عَبْدُ السُّبْحٰن" نام رکھ سکتے ہیں۔

کیا گرا ہوا نمک پلکوں سے اُٹھانا پڑے گا؟

سُوال: اگر کوئی نمک گِرا دے تو بعض لوگ کہتے ہیں کہ "اسے قیامت کے دِن پلکوں سے اُٹھانا پڑے گا" کیا یہ بات دُرُست ہے؟

جواب: اگر کوئی نمک گِرا دے تو "اسے قیامت کے دِن پلکوں سے اُٹھانا پڑے گا" یوں ہی "اگر اس طرح پیشاب کرو گے تو قبر میں پیشاب آئے گا" یہ عوامی بے سر و پا (جھوٹی، بے بنیاد) باتیں ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ میں بھی بچپن سے یہ باتیں سُنتا آ رہا ہوں لیکن آج تک نہ کسی کتاب میں پڑھیں اور نہ کسی عالِمِ دِین سے سُنیں۔ عوام کو چاہیے کہ ثواب، عذاب اور قیامت کے متعلق کوئی بھی بات اپنی رائے سے بیان نہ کریں کیونکہ اِن باتوں کا تعلق اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بتانے سے ہے۔ لہٰذا ثواب، عذاب اور قیامت کے متعلق جو باتیں ہیں انہیں عُلمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے سُن کر یا پوچھ کر ہی آگے بیان کیا جائے۔

اسلامی بہنوں کا (WhatsApp) اِستعمال کرنا کیسا؟

سُوال: کیا اسلامی بہنیں مَدَنی کاموں کی خاطر رابطہ کرنے کے لیے (WhatsApp) پر صَوتی پیغام دے سکتی ہیں؟

www.dawateislami.net

جواب: اسلامی بہنیں ضَرورتاً رابطے کے لیے (Message) کا اِستعمال کریں۔ کسی بھی اسلامی بہن کو (WhatsApp) پر صَوتی پیغام (Audio Message) دینے کی مَدَنی مَرکز کی طرف سے اِجازت نہیں، حتّٰی کہ اگر سامنے والی بھی اسلامی بہن ہو جب بھی اپنی آواز میں پیغام ریکارڈ کر کے نہ بھیجیں۔ اس لیے کہ یہاں یہ اندیشہ موجود ہے کہ اس اسلامی بہن کے گھر کے مَردوں تک یہ آواز پہنچ جائے۔ اسلامی بہنوں کو تو ویسے بھی سوشل میڈیا سے دُور ہی رہنا چاہیے بلکہ اسلامی بھائی بھی بقَدرِ ضَرورت اور مُحتاط اَنداز میں ہی اِستِعمال کریں۔ اس لیے کہ سوشل میڈیا کے ذَریعے بڑے بڑے پَردہ داروں کے پَردے فاش ہو جاتے ہیں۔ کوئی مُعزَّز آدمی اپنی نجی مجلس میں خوش طبعی کے طور پر یا ویسے ہی کوئی بات کہہ دیتا ہے لیکن سوشل میڈیا میں آنے کے بعد وہی معمولی بات طوفان کا رُوپ دھار لیتی ہے اور پھر وہ عزت دار اپنی پگڑی اُچھلتے دیکھ کر ہَکّا بَکّا رہ جاتا ہے اور کر کچھ نہیں سکتا۔ بہرحال ہر ایک کو ہر بات سوچ سمجھ کر ہی کرنی چاہیے اس لیے کہ سوشل میڈیا پر ریکارڈنگ نہ بھی ہو جب بھی دو مَعْصُوم فرشتے یعنی کِرَاماً کَاتِبِیْن تو ہر ایک کا قول و فعل لکھ ہی رہے ہیں۔[1]

مدینہ

[1] ...... جیسا کہ اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ﴿ وَ اِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَۙ(۱۰) كِرَامًا كَاتِبِیْنَۙ(۱۱) یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ(۱۲) ﴾ (پ۳۰، الانفطار: ۱۰تا۱۲) ترجمۂ کنز الایمان: اور بے شک تم پر کچھ نگہبان ہیں، معزّز لکھنے والے کہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرو۔

www.dawateislami.net

موبائل فون میں قرآنِ کریم ہو تو اُسے زمین پر رکھنا کیسا؟

سُوال: موبائل فون میں اگر قرآنِ کریم ہو تو کیا اُسے زمین پر رکھ سکتے ہیں؟

جواب: اَدب اور بے اَدَبی کا دار و مدار عُرف پر ہوتا ہے، عُرف میں موبائل فون میں قرآنِ پاک کی فائل موجود ہو یا اس کی Application install ہوئی ہو (یعنی اس کا سافٹ ویئر پروگرام ڈالا گیا ہو) لیکن اِسکرین پر ظاہِر نہ ہو تو اس موبائل کے نیچے رکھنے کو بے اَدَبی نہیں سمجھا جاتا۔ اگر اسے بے اَدَبی قرار دیا جائے تو پھر حافِظِ قرآن کو بھی زمین پر نہیں بیٹھنا چاہیے کیونکہ اس کے سینے میں بھی قرآن ہوتا ہے اور عُرفاً لوگ کہتے بھی ہیں کہ ”اس کے سینے میں قرآن ہے۔“ تو جس طرح حافِظِ قرآن کے سینے میں قرآن ہوتا ہے، اس کے باوجود اس کے زمین پر بیٹھنے کی وجہ سے اسے قرآنِ پاک کی بے اَدَبی نہیں سمجھا جاتا تو اِسی طرح موبائل میں بھی قرآن ہونے کی وجہ سے اسے زمین پر رکھنا بے اَدَبی نہیں کہلائے گا۔ ہاں! اِسکرین پر جو قرآنِ کریم نظر آ رہا ہوتا ہے اس کا حکم الگ ہے، اس کا اَدب و اِحترام بھی کریں اور بہتر یہ ہے کہ بے وضو اس کو مَس بھی نہ کریں۔

اسلامی بہن کے حالتِ اِحرام میں بال گر گئے تو...؟

سُوال: اگر اسلامی بہن کے اِحرام کی حالت میں بال گر گئے تو کیا اُسے کفّارہ دینا ہو گا؟

جواب: بال اگر خود بخود گِر جائیں چاہے وہ کتنے ہی ہوں کوئی کفّارہ نہیں۔[1] ہاں اگر اپنی حَرکت مثلاً وُضو کرنے، کُھجانے یا سَہلانے کی وجہ سے دو تین بال ہاتھ میں آ گئے تو دو تین کھجوریں یا دو تین روٹی کے ٹکڑے یا اَناج تین مُٹھیاں صَدَقہ کرنا ہو گا۔ اگر تین بالوں سے زیادہ بال اپنی حَرکت سے ٹوٹے تو ایک صَدَقۂ فِطر کی مِقدار واجِب ہو گی۔ ایک صَدَقۂ فِطر کی مِقدار آج کل (28 ذُوالْحِجَّةِ الْحَرَام بمطابق 08 ستمبر 2018 کو) ہمارے وطنِ عزیز پاکستان میں تقریباً 100 روپے ہے۔ بہر حال اپنے فِعل سے تین بال یا اس سے کم ٹوٹے تو ہر بال کے بدلے ایک کھجور دینی پڑے گی بلکہ دو یا تین بال ٹوٹنے پر ایک کھجور بھی دے دیں گے تب بھی کفّارہ ادا ہو جائے گا۔ تین سے زائد بال ٹوٹنے پر ایک صَدَقۂ فِطر کی مِقدار واجب ہو گی اور یہ صَدَقہ وہیں حُدُودِ حَرَم میں دینا شَرط نہیں اپنے وطن میں بھی دے سکتے ہیں البتہ حَرَم میں صَدَقہ کرنا افضل ہے۔

اگر کسی پر دَم[2] واجِب ہو تو اس کی اَدائیگی حُدُودِ حَرَم میں ضَروری ہے، قربانی کے دِن ہونا اِس میں شَرط نہیں ان دِنوں کے عِلاوہ بھی دَم دے سکتے ہیں۔ زندہ جانور صَدَقہ نہیں کر سکتے کیونکہ دَم کے معنٰی ہیں خون، یعنی ایسا جانور جس میں

---

1 ...... لباب الناسک، باب الجنایات، فصل فی سقوط الشعر، ص ۳۲۷ باب المدینہ کراچی

2 ...... دَم: یعنی ایک بکرا۔ اِس میں نَر، مادہ، دُنبہ، بھیڑ، نیز گائے یا اُونٹ کا ساتواں حصّہ سب شامل ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

قربانی کی شرائط پائی جاتی ہوں اُسے حُدودِ حَرم میں ذَبح کر کے اس کا خون بہایا جائے۔ دَم کے جانور کا گوشت نہ تو خود کھا سکتے ہیں اور نہ ہی کسی غنی کو دے سکتے ہیں۔ اس کا گوشت غریبوں اور مسکینوں کو دینا ہے، ذَبح کرنے کے بعد اگر پورا جانور ہی کسی غریب یا مسکین کو دے دیا تب بھی صحیح ہے۔

گوشت اور چاول کھانوں کے سردار ہیں

سُوال: کیا ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے چاول کھانا ثابت ہے؟

جواب: پیارے نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چاول کھانے کے متعلق کوئی رِوایت تو نہیں پڑھی۔ اَلبتہ چاول کو گوشت کے بعد دوسرے نمبر پر دُنیوی کھانوں کا سَردار فرمایا گیا ہے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا مولائے کائنات، مولا مشکل کشا، عَلِیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مَرفوعاً رِوایت ہے: دُنیوی کھانوں کا سَردار گوشت ہے پھر اس کے بعد چاول۔[1] بلکہ ایک رِوایت میں اسے گوشت کے بعد دوسرے نمبر پر دُنیا و آخرت کے کھانوں کا بھی سَردار فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُشکبار ہے: دُنیا و آخرت کے کھانوں کا سَردار گوشت ہے پھر چاول۔[2]

مدینہ

1 ...... المواھب اللدنیہ، الفصل الثالث، النوع الاول فی عیشہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المأکل والمشرب، ۲/۱۲۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت

2 ...... سبل الھدی والرشاد، الباب السادس والستون، فی الکلام علی بعض المفردات التی جاءت علی لسانہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱۲/۲۲۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

عوامی راستوں پر جمپ بنانا کیسا؟

سُوال: دیہاتوں اور چھوٹے شہروں میں لوگ اپنے گھروں اور دُکانوں کے سامنے عوامی راستوں پر جمپ (Speed breaker) بنادیتے ہیں ان کا یہ بنانا کیسا ہے؟

جواب: عوامی راستوں پر جمپ (Speed breaker) بنانا چاہے وہ گاؤں میں ہو یا شہر میں یا محلے میں یہ غیر قانونی کام ہے۔ اِن کی جہاں ضَرورت ہوتی ہے وہاں اِنتظامیہ خود اپنے پیسوں سے بناتی ہے۔ بعض دادا گیر قِسم کے لوگ فقط اپنی سہولت و ضَرورت کی وجہ سے اِس طرح کے جمپ (Speed breaker) بناتے ہیں، اِس سے لوگوں کے حُقُوق پامال ہوتے ہیں، لوگوں کو راہ چلنے میں تکلیف ہوتی ہے، گاڑی والوں کو رفتار روک کر یہاں سے گزرنا پڑتا ہے جس کے سبب تاخیر بھی ہوتی ہے۔ یہ لوگ اِس طرح کے جمپ بنا کر لوگوں کو پریشانی و مشکلات میں مبتلا کرنے کا سبب بنتے ہیں، کوئی انہیں روکنے ٹوکنے والا نہیں ہوتا، یہاں تک کہ پولیس بھی ان لوگوں سے ڈرتی ہے۔

نیاز کیجیے مگر کسی کو تکلیف نہ دیجیے

بیرون ممالک میں اِس طرح کے غیر قانونی کام کرنا تو دُور کی بات کوئی ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔ جمپ (Speed breaker) تو کیا چھوٹا سا گڑھا بھی نہیں کھود سکتے جبکہ ہمارے ملک میں جس کی جہاں مَرضی آتی ہے وہاں گڑھا کھود دیتا ہے، مُحَرَّمُ الْحَرَام کے مہینے میں نیاز کے لیے دیگیں پکاتے وقت گلیوں اور

سڑکوں کا بُرا حال کر دیا جاتا ہے، دیگوں کے نیچے جب آگ جلتی ہے تو ڈامر کی پکی سڑکیں پھٹ جاتی ہیں، پھر انہیں کوئی دُرُست کرنے والا بھی نہیں ہوتا تو ان گڑھوں میں پانی اور کیچڑ وغیرہ بھر جاتا ہے۔ اہلِ بیتِ اَطہار اور بزرگانِ دِین رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے اِیصالِ ثواب کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ نیاز ضَرور کریں لیکن جائز طریقے سے کریں تاکہ سڑکیں اور گلیاں خَراب نہ ہوں اور نہ ہی کسی کو تکلیف پہنچے کہ کسی کو تکلیف پہنچانا کارِ ثواب نہیں بلکہ گناہ کا کام ہے۔

اِسلام میں کسی کو ناحق تکلیف دینے کا تَصَوُّر ہی نہیں

اِسی طرح جشنِ وِلادت کے موقع پر بعض لوگ فُٹ پاتھ یا چوک پر جھنڈا اگاڑ دیتے ہیں یہ غیر قانونی کام ہے، اس سے لوگوں کو تکلیف بھی ہوتی ہے۔ یوں ہی گلیوں میں آمنے سامنے باندھ کر سجاوٹ کی جاتی ہے اس میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ گزرنے والوں کو تکلیف نہ ہو۔ بہر حال عوامی راستوں، سڑکوں اور گلیوں میں از خود جمپ (Speed breaker) نہ بنائے جائیں اور نہ ہی جھنڈے وغیرہ لگانے کا کوئی ایسا کام کیا جائے جس سے لوگوں کو تکلیف پہنچ سکتی ہو۔ جو بھی کام ہو اُسے شریعت کے دائرے میں رہ کر سلیقے کے ساتھ کرنا چاہیے۔ ہمارا اِسلام اَمن و راحت کا پیغام دیتا ہے، اِسلام میں کسی کو بھی ناحق تکلیف دینے کا کوئی تَصَوُّر ہی نہیں ہے، اِنسان تو اِنسان ہمارے اِسلام میں

www.dawateislami.net

بِلاضَرورت چیونٹی کو بھی مارنے کی اِجازت نہیں۔[1]

بلندی پر سَجاوٹ وغیرہ کرنے میں بھی اِحتیاط

سُوال: اگر کوئی بلندی پر سَجاوٹ وغیرہ کرے تو کیا اس میں بھی کچھ اِحتیاط کرنے کی ضَرورت ہے؟

جواب: بلندی پر بھی سَجاوٹ وغیرہ کرنے میں اِحتیاط کی ضَرورت ہے تاکہ بڑی گاڑیوں مثلاً ٹرک اور کنٹینرز وغیرہ کو گزرنے میں مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ مشکلات کا سامنا نہ بھی کرنا پڑے تب بھی ایسی سَجاوٹ بسااوقات ان سے ٹکراتی ہے اور وہ اسے توڑ پھوڑ کر گھسیٹتے ہوئے ساتھ لے جاتے ہیں۔ اگر کوئی بہت بڑی عمارت پر بڑا پائپ لگا کر جھنڈا لگانے اور سَجاوٹ کرنے کا خواہش مند ہے تو اُسے چاہیے کہ وہاں ساتھ میں ایک چھوٹا سا بلب بھی لگا دے جو دِن رات جلتا رہے تاکہ جہاز وغیرہ کوئی چیز اس سے نہ ٹکرائے۔ عموماً اِس طرح کی چیزیں جو زیادہ بلندی میں ہوتی ہیں ان پر بلب لگایا بھی جاتا ہے جو جلتا ہی رہتا ہے یا پھر جلتا اور بُجھتا رہتا ہے تاکہ پائلٹ (یعنی جہاز اُڑانے والے) کو پتا چل جائے اور وہ جہاز کو اس سے ٹکرانے سے بچائے۔ اب 60، 70 بلکہ 100 منزلہ عمارات بھی

---

[1] کسی کو تکلیف نہ دینے کے بارے میں مَزید معلومات حاصِل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 219 صَفحات پر مشتمل کتاب، ”تکلیف نہ دیجئے“ کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

بنتی ہیں ان میں اِس قِسم کا بلب ضَرور لگا دینا چاہیے جو ہر وقت (بجلی نہ ہونے کی صورت میں بھی جنریٹر وغیرہ سے) جلتا رہے تاکہ رات کے اندھیرے میں اِن عمارات کا پتا چل سکے اور کوئی چیز ان سے نہ ٹکرائے۔ اِن اِحتیاطوں پر عمل کرنے میں غفلت نہیں برتنی چاہیے، خدانا خواستہ کہیں یہ اونچا جھنڈا یا عمارت کسی جہاز کے گِرنے، سینکڑوں جانیں چلی جانے اور اَربوں روپے کا نقصان ہو جانے کا سبب نہ بن جائے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں ائیر پورٹ بنا ہوتا ہے وہاں اس کے اَطراف میں اونچی عمارتیں بنانے کی اِجازت نہیں ہوتی۔

رَوضۂ اَقدس کی زیارت سے بھی شَفاعت نصیب ہو گی

سُوال: حدیثِ پاک میں ہے: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شَفاعت واجِب ہو گئی۔[1] اِس حدیثِ پاک میں عین قبرِ اَنور کی زیارت مُراد ہے یا پھر رَوضۂ اَقدس کی زیارت سے بھی شَفاعت نصیب ہو جائے گی؟

جواب: عین قبرِ اَنور کی زیارت تو اب ناممکن ہے کیونکہ اس کے اِرد گِرد پتھر کی پنج گوشہ (یعنی پانچ کونے والی) دیوار تعمیر کی گئی ہے جس میں کوئی دَروازہ نہیں ہے۔ لہٰذا اگر پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رَوضۂ اَقدس کی زیارت کر لی جائے تو بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شَفاعت نصیب ہو جائے گی۔ فی زمانہ تقریباً سبھی عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام شَفاعت والی اَحادیثِ مُبارَکہ بیان

مدینہ

1 ...... دارقطنی، کتاب الحج، باب المواقیت، ۲/۳۵۱، حدیث: ۲۶۶۹ مدینۃ الاولیا ملتان

www.dawateislami.net

کرتے اور ان سے رَوضۂ اَقدس کی زیارت مُراد لیتے ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحَدِّث دہلوی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی نقل فرماتے ہیں: جس نے قبرِ انور کی زیارت کی وہ یہ نہ کہے کہ میں نے قبرِ رسول کی زیارت کی بلکہ وہ یوں کہے کہ میں نے رَسُوۡلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی۔[(1)] حالانکہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کے دور میں بھی قبرِ انور کے اِردگرد دیواریں قائم تھیں اور عین قبرِ انور کی زیارت ناممکن تھی۔ اِسی طرح میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن کے دور میں بھی عین قبرِ انور کی زیارت ناممکن تھی اور سبز گنبد شریف موجود تھا اس کے باوجود آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ نے اپنے ایک شعر میں فرمایا:

مَنۡ زَارَ تُرۡبَتِیۡ وَجَبَتۡ لَہٗ شَفَاعَتِیۡ

اُن پر دُرُود جن سے نوید اِن بُشَر کی ہے (حدائقِ بخشش)

یاد رکھیے! عام طور پر قبر کے اُوپر والے حِصّے کو قبر کہا جاتا ہے جبکہ حقیقت میں اَندرونی حِصّہ قبر کہلاتا ہے۔ اگر قبر کے اُوپر والے حِصّے کو ختم کر کے زمین برابر کر دی جائے تب بھی وہ قبر وہاں باقی رہے گی جیسا کہ مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مزاراتِ اَولیا کے قریب بنی ہوئی قبروں کے اوپر والے حِصّے کو مِٹا کر زمین کو برابر کر دیا جاتا ہے اور پھر لوگ اُس پر چلتے پھرتے اور اُٹھتے بیٹھتے ہیں، حالانکہ وہ قبریں

مدینہ

(1) ...... جذب القلوب، باب پانزدھم، ص۱۹۷ نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

بَدستور باقی ہیں۔ لوگوں کا وہاں چلنا پھرنا اور اُٹھنا بیٹھنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔[1]

آپ کے والِد صاحب کی قبر کہاں ہے؟

سُوال: آپ کے والِد صاحب کی قبر شریف کہاں ہے؟

جواب: جب میری عمر ڈیڑھ یا دو سال تھی تو میرے والِد صاحب حج کرنے گئے تھے، اُن دِنوں مِنیٰ شریف میں سخت لُو چلی جس کے باعث میرے والِد صاحب لاپتہ ہو گئے، تلاش کرنے پر جَدّہ شریف کے ایک ہسپتال میں بیماری کی حالت میں ملے اور پھر ۱۴ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کو اُن کی وفات ہو گئی۔ اب ہم ۱۴ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کو اپنے والِد صاحب کی بَرسی کر لیتے ہیں اور اس بار ہم نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکۂ مکرمہ زَادَہَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا میں اپنے والِد صاحب کی بَرسی کی۔ میرے والِد صاحب کا جَدّہ شریف میں اِنتقال ہوا تھا تو قبر بھی وہیں ہو گی مگر یہ اللہ پاک ہی بہتر جانتا ہے کہ کس حالت میں ہو گی کیونکہ وہاں جب جنّتُ الْبقیع میں موجود صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی قبریں چھپا دی گئیں تو پھر جَدّہ شریف میں قبر کا ملنا کس طرح ممکن ہے۔ جنّتُ الْبقیع میں کم و بیش دس ہزار (10000) صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مَزاراتِ طَیِّبات ہیں۔ عاشقانِ رسول کے دورِ حکومت میں اُن

مدینہ

1 ...... قبر پر بیٹھنا، سونا، چلنا، پاخانہ، پیشاب کرنا حرام ہے۔ قبرستان میں جو نیا راستہ نکالا گیا اُس سے گزرنا ناجائز ہے۔ خواہ نیا ہونا اسے معلوم ہو یا اس کا گمان ہو۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۸۴۷، حصہ:۴)

www.dawateislami.net

مَزارات پر گنبد اور قُبّے بنے ہوئے تھے مگر اب سب مِٹادیئے گئے ہیں۔[1]

عورتوں کا قبرستان جاکر قبروں کو لیپنا کیسا؟

سُوال: عورتوں کا مُحَرَّمُ الْحَرام میں قبرستان جاکر قبروں کو مٹی سے لیپنا کیسا ہے؟

جواب: مُحَرَّمُ الْحَرام ہو یا کوئی اور مہینا عورتوں کو قبرستان جانا منع ہے۔ بِلاضَرورت قبر پر مٹی کا لیپ کرنا فُضُول اور اِسراف ہے۔ مٹی خرید کر قبروں کا لیپ کرنے سے مَیِّت کو کچھ فائدہ نہیں پہنچتا اور پانی بھی ضائع ہوتا ہے۔ البتہ اگر اتنی رَقم اِیصالِ ثواب کی نیت سے کسی مدرسے یا مسجد میں جمع کروا دی جائے یا کسی غریب و مسکین کو دے دی جائے یا اُسے کپڑے یا کھانا خرید کر دے دیا جائے تو مَیِّت کو اس کا ثواب پہنچے گا۔ آجکل مُعاشرے میں طرح طرح کے غیر شَرعی غَلَط رَسم و رواج چل پڑے ہیں انہیں ختم کر دینا چاہیے۔

قربانی کی اِسْتِطاعت نہ ہو تو حاجی کیا کرے؟

سُوال: اگر کوئی حاجی حج کے شکرانے کے طور پر کی جانے والی قربانی کی اِسْتِطاعت نہ رکھتا ہو تو کیا قربانی کے بدلے روزے رکھ سکتا ہے؟ نیز روزے رکھنے کی کیا صورت ہو گی؟

مدینہ

1 ...... مزاراتِ اَولیا پر چادر چڑھانے اور گنبد بنانے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 146 صفحات پر مشتمل کتاب، "فیضانِ مزاراتِ اَولیا" کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جواب: حج کے شکرانے کے طور پر کی جانے والی قربانی کی اِسْتِطاعت نہ ہونے اور روزے رکھنے کے متعلق اَحکام بیان کرتے ہوئے صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: قارِن کو اگر قربانی مُیَسَّر نہ آئے کہ اس کے پاس ضَرورت سے زیادہ مال نہیں، نہ اتنا اَسباب کہ اُسے بیچ کر جانور خریدے تو دس روزے رکھے۔ ان میں تین تو وہیں یعنی یکم شوال سے ذی الحجہ کی نویں تک اِحرام باندھنے کے بعد رکھے، خواہ سات، آٹھ، نو، کو رکھے یا اس کے پہلے اور بہتر یہ ہے کہ نویں سے پہلے ختم کر دے اور یہ بھی اِختیار ہے کہ متفرق طور پر رکھے، تینوں کا پے درپے رکھنا ضَرور نہیں اور سات روزے حج کا زمانہ گزرنے کے بعد یعنی تیرھویں کے بعد رکھے، تیرھویں کو یا اس کے پہلے نہیں ہو سکتے۔ ان سات روزوں میں اِختیار ہے کہ وہیں رکھے یا مکان واپس آکر اور بہتر مکان پر واپس ہو کر رکھنا ہے اور ان دسوں روزوں میں رات سے نیت ضَرور ہے۔ اگر پہلے کے تین روزے نویں تک نہیں رکھے تو اب روزے کافی نہیں بلکہ دَم واجب ہو گا، دَم دے کر اِحرام سے باہر ہو جائے اور اگر دَم دینے پر قادِر نہیں تو سر مونڈا کر یا بال کتروا کر اِحرام سے جُدا ہو جائے اور دو دَم واجب ہیں۔ قادِر نہ ہونے کی وجہ سے روزے رکھ لیے پھر حلق سے پہلے دَسویں کو جانور مل گیا، تو اب وہ روزے کافی نہیں لہٰذا قربانی کرے اور حلق کے بعد جانور پر قدرت ہوئی تو وہ روزے کافی

www.dawateislami.net

ہیں، خواہ قربانی کے دِنوں میں قدرت پائی گئی یا بعد میں۔[1]

یاد رَکھیے! حج کے مَسائل وقتی طور پر سُن لینے سے ذہن نشین نہیں ہوتے جب تک کہ خوب اچھی طرح اِن مَسائل کا مُطالعہ نہ کر لیا جائے۔ سمجھ نہ آنے کی صورت میں عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے راہ نُمائی حاصِل کر لی جائے۔ نیز جس پر حج کرنا فرض ہو جائے اُس پر حج کے ضَروری مَسائل سیکھنا بھی فرض ہو جاتا ہے۔

عالِم و فاضِل مُرید کو نصیحت

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: کیا وجہ ہے کہ مُرید عالِم فاضِل اور صاحبِ شریعت و طریقت ہونے کے باوُجود (اپنے مرشِدِ کامل کے فیض سے) دامن نہیں بھر پاتا؟ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ مَدارس سے فارِغ اکثر عُلَمائے دِین اپنے آپ کو پیرو مُرشِد سے افضل سمجھتے ہیں یا عِلم کا غُرور یا کچھ ہونے کی سمجھ کہیں کا نہیں رہنے دیتی۔ وگرنہ حضرت شیخ سعدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی کا مشورہ سُنیں: فرماتے ہیں: بھر لینے والے کو چاہیے کہ جب کسی چیز کے حاصِل کرنے کا اِرادہ کرے تو اگرچہ کمالات سے بھرا ہوا ہو مگر کمالات کو دَروازے پر ہی چھوڑ دے (یعنی عاجزی اِختیار کرے) اور یہ جانے کہ میں کچھ جانتا ہی نہیں۔ خالی ہو کر آئے گا تو کچھ پائے گا اور جو اپنے آپ کو بھرا ہوا سمجھے گا تو یاد رہے کہ بھرے برتن میں کوئی اور چیز نہیں ڈالی جاسکتی۔

(انوارِ رضا، امام احمد رضا اور تعلیماتِ تصوف، ص ۲۴۲ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور)

مدینہ

[1] ...... بہارِ شریعت، ۱/۱۱۵۶، حصہ ۶:

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	گوشت اور چاول کھانوں کے سردار ہیں	13
تَعزِیَت کرنے کے مَدَنی پھول	1	عوامی راستوں پر جمپ بنانا کیسا؟	14
زبان کو اِحتیاط کے ساتھ چلائیے	4	نیاز کیجیے مگر کسی کو تکلیف نہ دیجیے	14
مدینۂ طیبہ سے تبرّکات لانا کیسا؟	6	اِسلام میں کسی کو ناحق تکلیف دینے کا تَصَوُّر ہی نہیں	15
مدینۂ مُنَوَّرہ سے پودے لانا کیسا؟	7	بلندی پر سجاوٹ وغیرہ کرنے میں بھی اِحتیاط	16
”کاشان“ یا ”بِسْمِ الله“ نام رکھنا کیسا؟	8	رَوضۂ اَقدس کی زیارت سے بھی شَفاعت نصیب ہوگی	17
کیا گرا ہوا نمک پلکوں سے اُٹھانا پڑے گا؟	9	آپ کے والِد صاحب کی قبر کہاں ہے؟	19
اسلامی بہنوں کا (WhatsApp) اِستعمال کرنا کیسا؟	9	عورتوں کا قبرستان جا کر قبروں کو لیپنا کیسا؟	20
موبائل فون میں قرآنِ کریم ہو تو اُسے زمین پر رکھنا کیسا؟	11	قربانی کی اِستِطاعت نہ ہو تو حاجی کیا کرے؟	20
اسلامی بہن کے حالَتِ اِحرام میں بال گِر گئے تو...؟	11	❊ ❊ ❊	❊

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ۞ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ۞ روزانہ "**فکرِ مدینہ**" کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مدنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مدنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مدنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

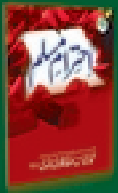

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net